شہرِ مودت ’کربلا‘

وہ شہرِ مودت ہے وہ کربلا ہے
وہاں گھر بنائیں یہ جی چاہتا ہے
جہاں پر قدم ابنِ زہرا ؑ نے رکھّے
وہاں دل بچھائیں یہ جی چاہتا ہے

کروڑوں ہی زائر سماتے ہیں جس جا
جہاں ہے نبی ؐ کے نواسے کا روضہ
وہاں روضہِ شاہ ؑ پر حاضری کا
شرف ہم بھی پائیں یہ جی چاہتا ہے

وہاں پر زیارت کو آتے ہیں مہدی ؑ
تو اُس سرزمیں پر کبھی جا کے ہم بھی
جہاں کو ہے اُن کی بہت ہی ضرورت
اُنہیں یہ بتائیں یہ جی چاہتا ہے

وہاں کی تو مٹی بھی خاکِ شفا ہے
مقدس ہے ہر ایک غم کی دوا ہے
سروں پر سجا کر مقدس وہ مٹی
مقدر بنائیں یہ جی چاہتا ہے

زمیں کربلا کی ہے ارفع و اعلیٰ
زمیں کربلا کی ہے جنت کا ٹکڑا
تو ہم زندگی میں ہی خلدِ بریں یعنی
کربل کو جائیں یہ جی چاہتا ہے

ہوں شاہِ زمنؑ مہرباں ہم پہ ایسے
ملے شہریت ہم کو کرب و بلا کی
یہ سارا زمانہ کرے رشک جس پر
وہ اعزاز پائیں یہ جی چاہتا ہے

وہاں سے نبی جانے کتنے ہی گزرے
اُسی سرزمیں پر ملائک بھی اترے
وہاں جا کے اپنی جبیں ہم جھکائیں
حشم اور بڑھائیں یہ جی چاہتا ہے

گرے کَٹ کے غازیؑ کے بازو جہاں پر
چلا جس جگہ شہؑ کی گردن پہ خنجر
تھی شامِ غریباں بپا ہم وہاں جا کے
آنسو بہائیں یہ جی چاہتا ہے

جہاں آلِ احمدؐ تھی پیاسی وہاں پر
کریں جا کے ماتم کریں جا کے گریہ
جہاں العطش کی صدا تھی وہاں ہم بھی
نوحے سنائیں یہ جی چاہتا ہے

شاعرِ اہلِ بیتؑ جناب علی اظہارؔ